Fikr-o-Nasar (Islamabad) 8:12 (1970)

دانتے کی کامیڈی پر اسلامی اثرات

(۲)

سیّد حبیب الحق ندوی

چوتھے جزو میں پروفیسر پلاکیوس ان ذرائع کا انکشاف کرتا ہے جن سے اسلامی عقائد، روایات اور نمونے مسیحی یورپ میں منتقل ہوئے۔

ادبی تقلید یا نقل و استفاد کے اثبات کے تین علمی طریقے ہیں:

۱ - اصل اور نقل میں مماثلت و مشابہت ثابت ہو جائے۔

۲ - وقت اور زمانہ کے اعتبار سے اصل کی اوّلیت اور نقل کی تاخیر ثابت ہو۔

۳ - دونوں نمونوں کے درمیان ارتباط و تعلق کا انکشاف ہو جائے۔

عالمِ اسلام اور مسیحی یورپ میں گہرے روابط موجود تھے مثلاً تجارت کا سلسلہ، یروشلم میں عیسائی زائرین کی آمد و رفت کا سلسلہ، صلیب کی طویل جنگیں، اسلامی خلفاء کے ہاں عیسائی مشن کا قیام وغیرہ (۲۳)۔ اس کے علاوہ جب نارمن (NORMANS) نے سسلی فتح کیا تو نارمن حکمران کا دربار مسلم کلچر کا مرکز بن گیا (۲۴۰)۔ مزید برآں اسلامی اندلس کے ساتھ مسیحی یورپ کے روابط متعدد ذرائع سے قائم تھے (۲۴۲)۔ ٹولیڈو (TOLEDO) کا دربار اور پوپ ریمانڈ (ARCH BISHOP RAYMOND) کا ترجمہ و اشاعت کا اسکول (۲۴۴)۔ مردِ دانا الفانسو (THE COURT OF ALPHONSO THE WISE) کا دربار اور مرسیا (MURCIA) اور سوائل (SEVILLE) میں تقابل ادیان کے مدارس (INTER DENOMINATIONAL COLLEGES OF MURCIA AND SEVILLE) وغیرہ اسلامی افکار و عقائد اور مختلف نمونوں کی اشاعت سارے یورپ میں کر رہے تھے (۲۲۹ - ۲۴۵)۔

اسلام کے عقیدہ حیات بعد الموت کی اشاعت یورپ میں اِنہی ذرائع سے ہوئی (۲۴۶)۔

© Dr Muhammad Hamidullah Library, IIU, Islamabad. http://iri.iiu.edu.pk/

مندرجہ بالا ذرائع میں اسلامی اُندلس سب سے آگے اور پیش پیش تھا (۲۴۷)۔ مزارب (MOZARABS) اسلام کے داستانی گیت (LEGENDARY LORE) سے واقف تھے (۲۴۸)، اور واقعہ معراج رابرٹ (ROBERT OF READING) کے تذکرہ (SUMMA) میں موجود ہے (۲۴۸)۔ پادری روڈری گو (ARCH BISHOP RODRIGO) کی تاریخ عرب (HISTORIA ARABAM) اور مردِ دانا الفونسو کی داستانِ اسپین (ESTORIA D' ESPANNA) میں واقعہ معراج کا ذکر موجود ہے (۲۴۹)۔ پادری پٹر پاسکل (ST. PETER PASCHAL) کی کتاب (IMPUNA CION DE LA SELA DE MAHOMAH) میں واقعہ معراج اور حیات بعد الموت کا نظریہ موجود ہے، بلکہ اس کے متعلق بیشتر دیگر روایتیں بھی منقول ہیں (۲۵۰)۔ اٹلی میں یہ روایتیں پٹر پاسکل کے ذریعہ پہنچیں (۲۵۱)۔

واقعاتِ معراج سے دانتے کی واقفیت کی سب سے بڑی دلیل یہ ہے کہ اس کا استاذ برونیٹو لاتینی (BRUNETTO LATINI) علوم عربیہ کا ممتاز عالم تھا (۲۵۲)۔ وہ مردِ دانا الفونسو کے دربار میں تھا اور اسی وقت اسے معراج کی تفصیلات معلوم ہوئی ہوں گی۔ اس نے وہی معلومات اپنے شاگردِ رشید دانتے تک پہنچائی ہوں گی (۲۵۳)۔ مزید برآں دانتے کو خود بھی عربی کلچر سے بڑا شغف تھا (۲۵۶)۔ بلکہ سامی زبانوں سے بھی دلچسپی تھی (۲۵۸)۔ دانتے پیغمبرِ اسلام محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور خلیفہ چہارم حضرت علی رضی اللہ عنہ کو نعوذ باللہ جہنم میں مبتلاء عذاب دکھاتا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ تاریخِ اسلام سے کم وبیش واقف ضرور تھا (۲۵۹)۔ عرب کلچر سے دانتے کے شغف کی واضح دلیل یہ بھی ہے کہ وہ عرب نجومیوں سے کھلے عام استفادہ کرتا ہے (۲۶۱)۔ نیز اس امر کے ثبوت میں ذرا تامل نہیں کہ دانتے کا فلسفہ پادری تھامس (ST. THOMAS) کے بجائے ابن سینا اور ابن رشد سے زیادہ قریب ہے (۲۶۳)۔

ابن العربی اور دانتے

پروفیسر پلاکیوس نے ابن العربی سے دانتے کا موازنہ اور مقابلہ کرنے کے لئے ایک علیحدہ باب مخصوص کیا ہے اور یہ ثابت کرنے کی سعی کی ہے کہ دانتے نے اپنا ذہنی رابطہ صوفیاء کے دانا و فرزانہ طبقہ (ILLUMINATED MYSTICS) سے جو بصیرت و معرفت خصوصی

(ESPECIAL ENLIGHTMENT) کا دعویدار ہے، قائم کیا (۲۶۳)۔ ابن العربی اور دانتے کے ہاں تقابلی خطوط (PARALLELS) تڑپ رہے ہیں (۲۶۴)۔ اظہار و بیان، علامات، حروف و اعداد کا استعمال، علم نجوم کی اصطلاحات، عالم تخیل کی تجسیم (PERSONIFICATION) خوابوں کی تعبیر ابن العربی اور دانتے کے ہاں یکساں اور متوازی خطوط پر متحرک ہیں (۲۶۵)۔ دانتے کا فلسفہ عشق ابن العربی کے فلسفہ عشق و محبت کا چربہ ہے (۲۶۶)۔ ابن العربی کی تصنیف 'ترجمان الاشواق' (THE INTERPRETER OF LOVE) اور فتح الذخائر و الاغلاق' (THE TREASURES OF LOVE) کے مضامین ہو بہو دانتے کے ہاں موجود ہیں (۲۶۷)۔ نیز اس قسم کی متصوفانہ شاعری کی روائتیں اسلام میں کثرت سے موجود تھیں مثلاً قرطبہ کے ابن حزم کی طوق الحمامہ (THE NECHLACE OF THE DOVE) اور کتاب العشق والعشاق (BOOK OF LOVE) معروف تھیں (۲۷۲)۔ صوفی ادب میں عورت عقل قدسی کی علامت (SYMBOL OF DIVINE WISDON) تصور کی جاتی ہے یہی عورت دانتے کی بیٹرس، جو عقل قدسی کی واضح علامت ہے، کامیڈی کی ہیروئن ہے۔ ابن العربی کی فتوحات میں عشق کا ایک خاص ماحول ہے بلکہ ساری فضا محبت کی شبنم سے بھیگی ہوئی ہے (۲۷۴)۔

نتیجہ میں پروفیسر پلاکیوس رقم طراز ہے کہ اسلامی نظریہ حیات بعد الموت اور ابن العربی کے تصورات دانتے کے اسرار سربستہ کی کلید ہیں جس کا پتہ عیسائی روحانیت کے ذریعہ لگانا خام خیالی ہے (۲۷۵)۔ پروفیسر مذکور کے خیال میں اسلامی ادب و فن کے حق کا انکار ناانصافی ہے، کیونکہ یہی ادب حقیقت دانتے کی نظم "کامیڈی" کا پیشرو ہے۔ اسلامی ادب دانتے کے اسرار سربستہ کو تنہا فاش کر سکتا ہے، جس سے تمام دوسرے ادبیات متحدہ طور پر بھی قاصر ہیں۔ پروفیسر پلاکیوس کی تحریر ملاحظہ ہو (۲۷۶)۔

NOR IS IT POSSIBLE ANY LONGER TO DENY TO ISLAMIC LITERATURE THE PLACE OF HONOUR TO WHICH IT IS ENTITLED IN THE STATELY TRAIN OF THE FORERUNNERS OF DANTE'S POEM. FOR THIS LITERATURE, IN ITSELF, FURNISHES MORE

SOLUTIONS TO MANY RIDDLES THAT SURROUND THE GENESIS OF THE POEM THAN ALL THE OTHER PRECURSORY WORKS COMBINED.

ابن العربی سے استفادہ کی بحث کرتے ہوئے پروفیسر موصوف رقم طراز ہے کہ ابن العربی کی تصانیف بالخصوص فتوحاتِ مکیّہ دانتے کی نظم کا اصل مصدر ہیں۔ وہیں دانتے کو اقلیدس کے اصول پر جہنم و جنت کی بناوٹ، مناظر کے اُبھرے ہوئے خطوط جن پر یہ رفیع ڈرامہ کھڑا ہے، نیکوکار اور متقی کی باسعادت زندگی کی جاندار تصویروں، نور ازلی کے دیدار کی سعادت اور دیدار کرنے والوں کی خود فراموشی و وارفتگی وغیرہ کا سراغ ملا۔ ...... اس طرح دانتے، ابن العربی کا رہینِ منت ہے۔ دانتے کی ادبی شہرت میں ابن العربی کا جو حصہ ہے اسے نظر انداز نہیں کیا جا سکتا (۲۷۶۔۲۷۷)۔

REFER TO THE FIGURE OF THE SPANISH MYSTIC AND POET IBN ARABI OF MURCIA. HIS WORK IN GENERAL, AND PARTICULARLY HIS FUTUHAT, MAY, INDEED HAVE BEEN THE SOURCE OF WHENCE THE FLORENTINE POET DREW THE GENERAL IDEA OF HIS POEM. THERE ALSO DANTE COULD HAVE FOUND THE GEOMETRICAL PLANS OF THE ARCHITECTURE OF HELL AND PARADISE, THE GENERAL FEATURE OF THE SCENERY IN WHICH THE SUBLIME DRAMA IS LAID, THE VIVID PICTURE OF THE LIFE OF GLORY LED BY THE CHOSEN, THE BEATIFIC VISION OF DIVINE LIGHT, AND THE ECSTASY OF HIM WHO BEHOLDS IT ...... THE SHARE DUE TO IBN ARABI ------- A SPANISH, ALTHOUGH A MUSLIM .... IN THE

LITERARY GLORY ACHIEVED BY DANTE. A LIGHIERI IN HIS IMMORTAL POEM CAN NO LONGER BE IGNORED.

مقدمہ میں پروفیسر مذکور موازنے اور دیگر مباحث کا خلاصہ چند الفاظ میں ادا کرتے ہوئے رقمطراز ہے کہ مختلف اسلامی روایات اور دانتے کی نظم میں موازنہ کے بعد وہ اس نتیجہ پر پہنچا بلکہ درجہ ایقان حاصل کیا کہ کامیڈی اور مسلم روایات کے مناظر جنت وجہنم کے نقشے دونوں ایک ہی مسلم ہاتھ اور دماغ کی صناعی ہیں (مقدمہ صفحہ ۱۳)۔

"A METHODICAL COMPARISION OF THE GENERAL OUTLINES OF THE MOSLEM LEGEND WITH THOSE OF THE GREAT POEM CONFIRMED MY IMPRESSION AND FINALLY QUIET CONVINCED ME THAT THE SIMILARITY HAS EXTENDED TO THE MANY PICTURESQUE, DESCRIPTIVE AND EPISODIC DETAILS OF THE TWO NARRATIVES, AS WELL AS TO WHAT IS CALLED "ARCHITECTURE OF THE REALMS" THAT IS TO SAY, THE TOPOGRAPHICAL CONCEPTION OF THE INFERNAL REGIONS AND OF THE CLESTIAL ABODES, THE PLANS OF WHICH APPEARED TO ME AS DRAWN BY ONE AND THE SAME MOSLEM ARCHITECT." (PREFACE. P. XIII)

ان تحقیقات اور بیانات پر عرصہ تک لے دے مچی۔ ادبی وتنقیدی دنیا میں زلزلے اٹھتے رہے۔ تمام اعتراضات اور تنقیدی مقالوں کا گہرا مطالعہ کرنے کے بعد پروفیسر پلاکیوس نے ایک جوابی مقالہ (جو اصل ہسپانوی کتاب کے سیکنڈ اڈیشن کے آخر میں شریک اشاعت ہے) HISTORIA ENTICA DE UNA POLEMICA تحریر کیا اور بیک وقت چار مؤقر ترین ادبی وتنقیدی مجلات میں ۱۹۲۴ء میں شائع کرایا۔

ان تحقیقات کے بعد اٹلی کے قوم پرست اور دانتے نواز حلقوں میں عرصہ تک کھلبلی رہی،

لیکن چند دانتے پرستوں کے سوا سب نے سرِ تسلیم خم کر دیا۔ اٹلی کی " انجمن دانتے " کے صدر الصدور پیو رجنا (PIO RAJNA) نے (NUOVA - ANTOLOGIA) میں پلاکیوس کی تحقیقات پر حیرت کا اظہار کرتے ہوئے لکھا کہ اگر واقعی یہ تحقیقات درست ہیں تو دانتے کا بُت سراب کا دیو تھا۔ اٹلی کے دوسرے دانتے پرست پریڈی (PAREDI) نے ان روایات شکن تحقیقات پر اظہار تعجب کے ساتھ سرِ نیاز خم کر دیا۔ روم یونیورسٹی میں عربی ادبیات کے پروفیسر نالینو (NALLINO) نے کہا کسی عالم و عامی کے ذہن میں یہ وہم و گمان تک نہ تھا کہ دانتے کے مصادر اسلامی روایات ہو سکتے ہیں، لیکن پلاکیوس نے علمی و تنقیدی فضا ہی بدل کر رکھ ڈالی۔ جامعہ سینا (SIENNA) کے پروفیسر بونسی (BONUCCI) نے لکھا کہ پلاکیوس نے سابقہ نظریات کو تارِ عنکبوت کی طرح اُڑا دیا اور تاریخ کو اچانک اس قدر آگے بڑھا دیا جو اب تک کی تصنیفات نہ کر سکی تھیں۔

دانتے کی جہنم کی مزعومہ تصویر میں ابن العربی کا اثر ہے

احادیثِ نبوی اور معراج النبیؐ سے متعلق اسلامی لٹریچر کا طالب علم جہنم، اعراف اور جنت کے نمونوں سے بے خبر نہیں۔ بالخصوص صوفیاء نے احادیث کے بنیادی تصورات کو جو وسعت دی ہے وہ بھی مخفی نہیں۔ ابن العربی نے فتوحات میں جہنم کی تفصیلات بیان کر کے مابعد الطبیعیاتی علوم (METAPHYSICS) میں غیر معمولی بصیرت کا ثبوت دیا ہے۔ جہنم کے سات اہم طبقات سجین، حطمہ، لظیٰ، سقر، سعیر، جحیم اور جہنم ابن العربی کے ہاں اقلیدس کے نمونہ پر دائروں میں بٹے ہوئے ہیں۔ دانتے نے بعینہٖ اس کی نقل کی ہے۔ صرف دائرہ میں اضافہ کیا ہے یعنی سات کے بجائے دس دائرے دکھائے ہیں۔ ابن العربی کی تفصیلات مثلاً آنکھوں کے ذریعہ گناہ کرنے والا سجین میں، کانوں کا گنہگار حطمہ میں ہے وغیرہ وغیرہ (ملاحظہ ہو نقشہ نمبر ۱ - ۲) دانتے کے

Figura 1ª
Planta del infierno de Ibn 'Arabi.

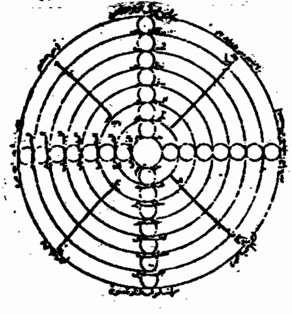

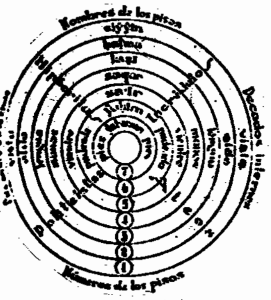

Figura 2ª
La misma, traducida al castellano.

Figura 3ª
Parte superior o circular: Planta del inferno dantesco.

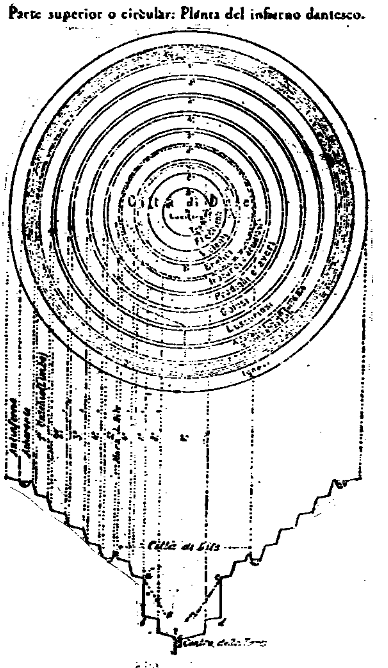

Figura 3ª
Parte inferior Sección longitudinal o perfil del inferno dantesco.

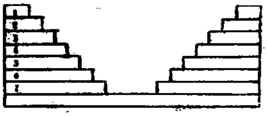

Figura 4ª
Sección longitudinal o perfil del infierno islámico.

ہاں بجنسہٖ موجود ہے۔ ابن العربی نے ہر طبقہ کو ارباع (QUADRANTS) میں تقسیم کیا ہے۔ جن میں غیر مومن، ملحد، منافق وغیرہ ہیں، وہی ترتیب دانتے کے ہاں بھی موجود ہے۔ ابن العربی نے ہر دائرہ کو ذیلی دائروں (SEMI-CIRCLES) میں تقسیم کیا ہے۔ وہی دانتے نے بھی کیا۔ گنہگار دو قسم کے ہیں خارجی (EXTERNAL) یعنی جنہوں نے واقعی گناہ کا ارتکاب کیا۔ داخلی (INTERNAL) یعنی گناہ تو نہیں کیا لیکن نیت یا ارادہ ضرور کیا۔ یہی تقسیم دانتے کے ہاں ہے۔ ابن العربی نے جہنم کا نقشہ اقلیدس کے اصولوں پر دائروں کی شکلوں میں پیش کیا ہے دانتے نے اسی نقشہ کی نقل کی ہے۔ مندرجہ ذیل نقشے بغور ملاحظہ ہوں۔ (پلاکیوس صفحہ ۱۴۷)

---

94 MOSLEM HELL IN THE DIVINE COMEDY

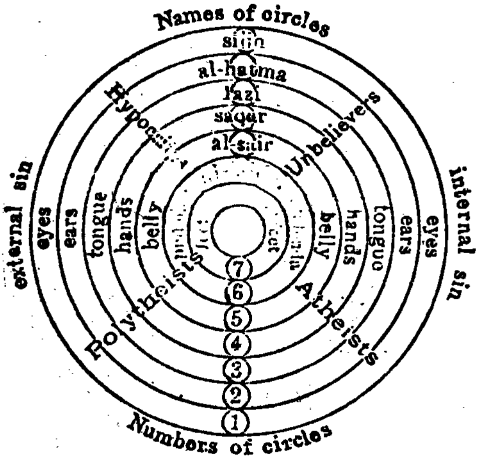

Fig. 1

دانتے پرستوں (DANTISTS) نے جہنم کی بناوٹ اور پلان (ARCHITECTU-RAL PLAN) پر بے شمار کتابیں لکھیں لیکن بقول پروفیسر پلاکیوس ان میں سے ایک کو بھی یہ پتہ نہ چل سکا کہ یہ دانتے کی ذہنی اپج کے بجائے ابن العربی کی ہو بہو نقل ہے (پلاکیوس صفحہ ۱۴۶)۔ بہرحال پورینا (PORENA) کا

بنایا ہُوا نقشہ تفصیل کے ساتھ درج ذیل ہے۔ یہ انگریزی ترجمہ صفحہ ۹۵ سے ماخوذ ہے۔ یہ پلاکیوس کے نقشہ (صفحہ ۱۴۷ جو سابق صفحہ پر درج ہے) کی توسیع ہے۔

PORENA'S DESIGN OF DANTE'S HELL 95

Fig. 2

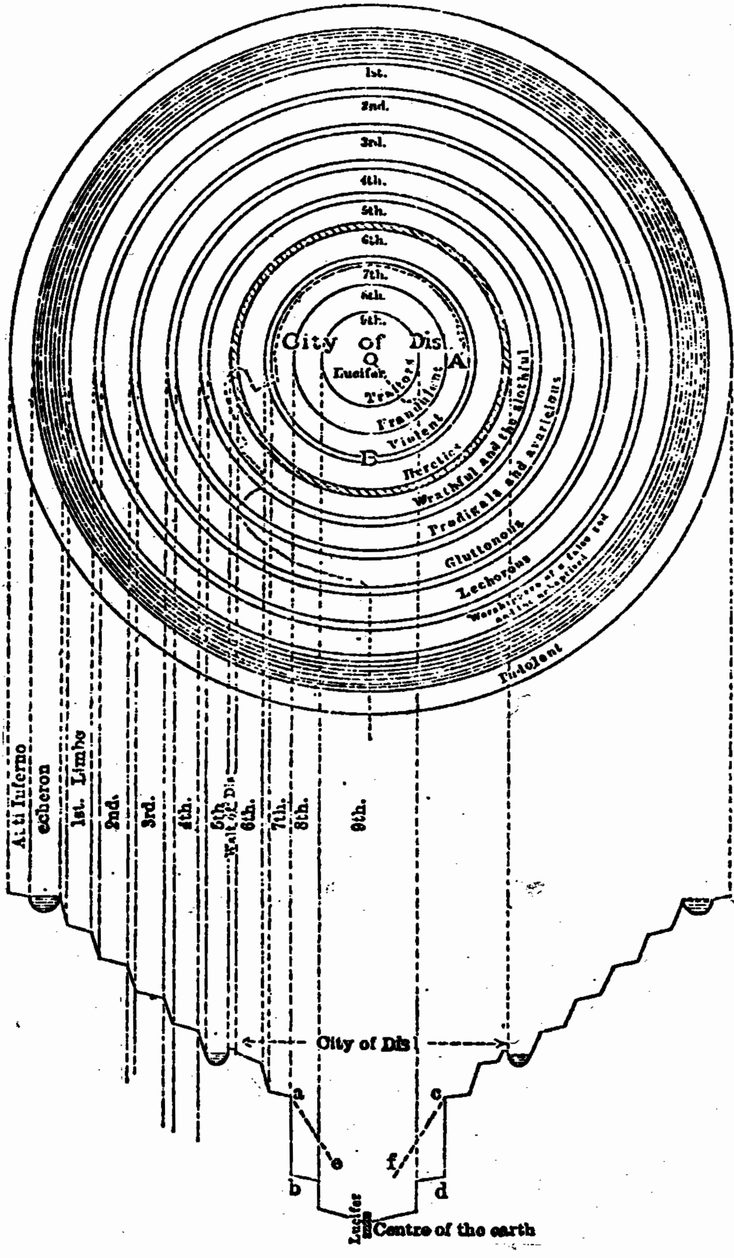

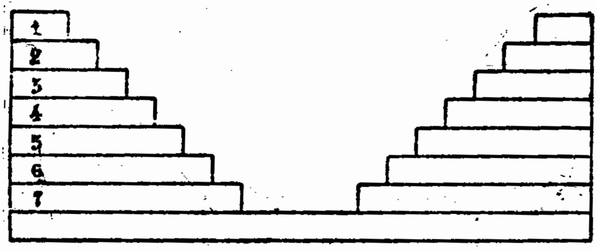

Fig. 3

کامیڈی میں فردوس کا نقشہ ابن العربی سے ماخوذ ہے

احادیث کی بنیاد پر جنت کا جو مفصل نقشہ ابن العربی نے پیش کیا ہے کوئی دوسرا صوفی نہیں کر سکا۔ اس میں جہاں فن وجمال کا عروج ہے وہاں اقلیدس کے حساب پر نقشہ کی ترکیب بھی لاثانی ہے، ایک نظر میں عالم بالا کا خاکہ کھنچ جاتا ہے۔ ابن العربی کے نظریہ کائنات (COSMOLOGY) کے مطابق کائنات دائروں یا حلقوں (CIRCLES OR SPHERES) میں بٹی ہوئی ہے۔ ساری کائنات (COSMOS) کا پلان انہی دائروں کی ایک سلسلہ وار ترتیب وترکیب پر قائم ہے، جو ایک کے اوپر ایک قائم ہیں۔ اور عالم قدس کے ساتھ مربوط ہیں۔

زمین، پانی، ہوا اور ایتھر (ETHER) کے علاقے (SPHERES) سب سے نیچے واقع ہیں۔ کوکبی حلقوں میں ترتیب کے ساتھ چاند (MOON) مرکری (MERCURY) زہرہ (VENUS) آفتاب (SUN) مریخ (MARS) جوپیٹر (JUPITER) اور زحل (SATURN) ہیں۔ ان کے اوپر غیر متحرک ستاروں (FIXED STARS) یا افلاک کی دنیا ہے۔ اس کے پرے بے ستاروں کی دنیا ہے،

FIGURA 1ª

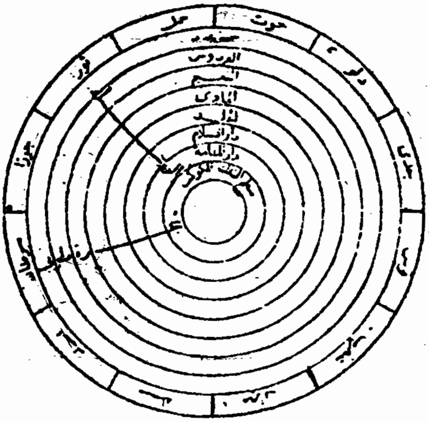

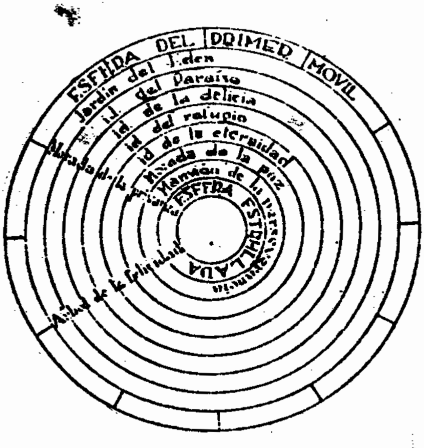

FIGURA 2ª

جہاں علم نجوم کی سرحد ختم ہو جاتی ہے۔ ان سبھوں کے پرے نورِ ازلی پر عرش اور خدا ہے۔ ابن العربی کے خیال کے مطابق جنت غیر متحرک ستاروں اور بلا ستاروں والی دنیا کے درمیان واقع ہے۔ یہاں اقلیدس کے حساب پر آٹھ مزید حلقے ہیں مثلاً (۱) سطح الفلک المکوکب (۲) دار المقامہ (۳) دارالسلام (۴) الخلد (۵) الماوی (۶) النعیم (۷) فردوس (۸) جنت عدن۔ اور یہی جنت ہے۔ فتوحات کے مطابق نقشہ ۱ - ۲ ملاحظہ ہو۔ (پلاکیوس صفحہ ۲۳۳)۔

جنت کی پوری بناوٹ اقلیدس کے ٹھوس اصول پر مبنی ہے۔ دانتے نے اس کی من و عن نقل کی ہے۔ ابن العربی نے گلاب کے پھول کا لفظاً ذکر نہیں کیا ہے جب کہ دانتے کے ہاں قدسی گلاب (MYSTIC ROSE) نمایاں ہے۔ لیکن اگر غور سے دیکھا جائے، تو ابن العربی کے اقلیدس کا حساب آپ سے آپ گلاب کے پھول کی شکل اختیار کر لیتا ہے۔ پلاکیوس کے خیال میں پوریناؔ (MANFREDI – PORENA) نے اپنی کتاب (COMMENTS GRAFICO ALLA DIVINA COMEDIA) میں دانتے کی جنت میں گلاب کے پھول (ROSE) کا جو نقشہ بنایا ہے وہ ابن العربی کے فتوحات کے نقشہ سے مماثل ہے۔ ملاحظہ ہو نقشہ نمبر ۳ - (پلاکیوس صفحہ ۲۳۴)۔

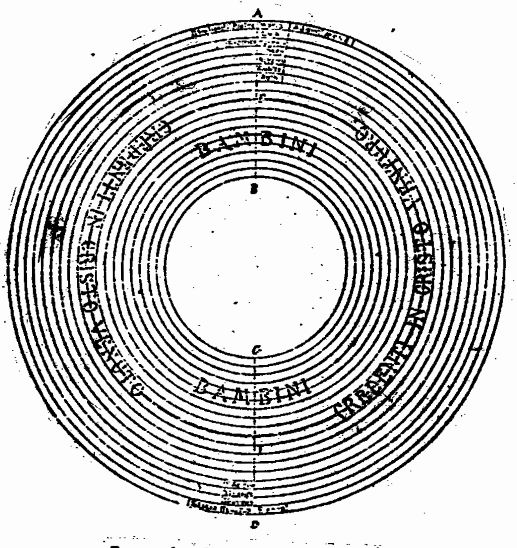

FIGURA 3ª — Pianta della Rosa dei Beati.

cosmos astronómico, o sea, la del primer móvil que es como dij

ابن العربی نے درخت (شجرہ طوبیٰ) کا تصور پیش کیا ہے جس کی جڑ بے ستاروں والی دنیا میں ہے لیکن اس کی شاخیں ہر جہت (۷) پر سایہ فگن ہیں۔ اقلیدس کے حساب سے دیکھا جائے تو یہ سات پتیاں بن جاتی ہیں اور آپ سے آپ نام لئے بغیر پھول کی صورت میں نمودار ہو جاتی ہیں۔ ملاحظہ ہو نقشہ نمبر ۴ (پلاکیوس صفحہ ۲۳۵)

La imagen de [illegible] árbol islámico llenando todas las mansiones del paraíso puede verse torpemente dibujada en la lámina del Ma'rifa

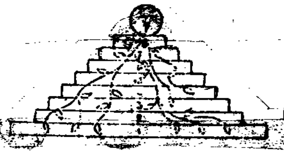

Manch, [illegible] por [illegible] en Fragmento [illegible] chatologie [illegible] mane, pp. [illegible] 33, que aquí [illegible] producimos [illegible] plificada.

جنت کی تعبیر (DESERIPTION) میں دانتے نے دوسری تشبیہات بھی ابن العربی سے مستعار لی ہیں۔ دانتے کے خیال میں جنت دیواروں سے محیط ایک باغ ہے۔ ایک ایسی مملکت ہے جہاں عیسیٰ اور مریم حکمران ہیں۔ جہاں ایک پہاڑی ہے جس کے گرد خدا ترس لوگ جمع ہو کر حسنِ ازلی کی دید کا تصور کرتے ہیں۔ ابن العربی کے ہاں یہ تشبیہات موجود ہیں۔ اس کے نزدیک جنت ایک عظیم الشان باغ ہے جو سات پُر نور یا عکس ریز دائروں سے گھرا ہُوا ہے۔ سب سے عظیم الشان حلقہ عدن ہے۔ جہاں ایک سفید پہاڑی ہے جس کے گرد اخیار اور خدا ترس جمع ہوتے ہیں اور دیدارِ الٰہی کے تصور میں غرق رہتے ہیں۔ یہ تمام اظہارات دانتے کے ہاں معمولی تبدیلیوں کے ساتھ موجود ہیں۔